بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵۱

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم شنبہ

قادیان ۱۹۔ مارچ۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی اطلاع ہے۔ کہ حضور کو ایک پھنسی کی وجہ سے بخار ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

لاہور سے صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے متعلق اطلاع ہے۔ کہ ان کی حالت آہستہ آہستہ رو بصحت ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا جاری رکھی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

جلد ۳۰ | ۲۱ ماہ امان ۱۳۲۱ ہش | ۳ ربیع الاوّل ۱۳۶۱ ھ | ۲۱ ماہ مارچ ۱۹۴۲ء | نمبر ۶۷

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کی شکست فاش کا اعتراف

احرار کے "امیر احرار قادیان" کی طرف سے

فتنۂ احرار

احرار نے جس جوش و خروش سے جماعت احمدیہ کے خلاف سر اُٹھایا۔ اور پھر جو جو شرارتیں اور فتنے برپا کئے۔ ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ عوام الناس تو ان کے ساتھ تھے ہی۔ بعض ایسے لوگ جو مال و دولت کے لحاظ سے اور اثر و رسوخ کے لحاظ سے خصوصیت رکھتے تھے۔ ان کی خفیہ اور ظاہر امداد بھی احرار کو حاصل تھی۔ علاوہ ازیں بعض سرکاری حکام بھی ان کی حمایت اور حوصلہ افزائی میں مصروف تھے۔

احراری لیڈروں کے دعوے

غرض اس فتنہ نے جماعت احمدیہ کے خلاف وُہ شدت اختیار کی جو اس سے پہلے کسی فتنہ نے اختیار نہ کی تھی۔ اور اسی گھمنڈ میں احراری لیڈروں نے اپنی کامیابی کے بڑے بڑے دعوے کئے۔ حتیٰ کہ کہا گیا۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی روئے زمین پر کوئی احمدی نظر نہیں آئے گا اور زیادہ سے زیادہ تین سال تک احمدیت کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ ایک احراری لیڈر نے ایک بھرے مجمع میں کہا:۔

"اگر تین سال تک مسلسل تم نے مرزائیت کی مخالفت کا علم بلند رکھا۔ اور مجلس احرار کا ساتھ دیا۔ تو پھر کوئی مرزائی زیارت کے لئے بھی نہیں ملے گا"

یہ ادعا ۱۹۳۵ء میں کیا گیا۔ اور ہم نے اسی وقت لکھ دیا تھا۔ کہ:۔

"جب احمدیت کو دُنیا اس وقت نہ مٹا سکی۔ جب بالکل ابتدائی حالت میں تھی جب اسے قبول کرنے والے چند نفوس انگلیوں پر گنے جا سکتے تھے۔ تو آج جبکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت چار دانگ عالم میں پہونچ چکی ہے اور مخالفین بھی اقرار کر رہے کہ احمدیت کی شاخیں دور دُور تک پھیل چکی ہیں۔ کون ہے۔ جو احمدیت کے راستہ میں حائل ہو سکے۔ کجا یہ کہ کوئی احمدی دُنیا میں باقی نہ رہنے دے"۔ (الفضل ۲۸۔ جولائی ۱۹۳۵ء)

نتیجہ

آخر احرار کے مقرر کردہ تین سال گزر گئے اور آج ان پر قریباً چار سال اور گزر چکے ہیں۔ اس عرصہ میں احرار نے عوام کی امداد سے احمدیوں پر مظالم توڑنے میں حد کر دی بد زبانی اور بدگوئی کو انتہا تک پہونچا دیا۔ جانی اور مالی نقصان پہونچانے میں کمی نہ کی۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ یہ کہ جماعت احمدیہ تو عقیدت۔ اخلاص۔ قربانی۔ ایثار اور تعداد میں پہلے سے بھی زیادہ ترقی کر گئی لیکن احرار ذلت اور ناکامی کے گہرے گڑھے میں گر گئے۔ اور روز بروز نیچے ہی نیچے جا رہے ہیں اب نہ اُن کے وُہ ٹھاٹھ ہیں۔ نہ ہی وُہ شور و شر اور نہ وُہ آؤ بھگت۔ اس کی بجائے ہر طرف سے لعن طعن کی بوچھاڑ ہونے لگی۔ اور آج احرار مسلمانوں کو مونہہ دکھانے کے قابل نہیں ہیں۔

احراری تابوت کی آخری کیل

احرار کی ناکامی کے اس تابُوت میں ایک آخری کیل کی کسر تھی۔ وُہ اب ان کے "امیر جماعت احرار قادیان" نے پوری کر دی ہے۔ یعنی احرار نے اسے اپنی پارٹی سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اور اس نے احرار سے علیحدگی اختیار کر کے اپنا اڈا الگ بنانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔

پول کُھل گیا

یہ کشمکش اندر ہی اندر تو عرصہ سے جاری تھی۔ سابق احراری امیر اور اس کے چند ساتھیوں نیز احرار کے موجودہ حامیوں نے ایک دُوسرے کے خلاف حفظِ امن کی درخواستیں دے رکھی ہیں۔ جن کے متعلق عدالتی کارروائی ہو رہی ہے۔ احراری لیڈر جو تھوڑا ہی عرصہ قبل تکبر اور رعونت کے پتلے بن کر قادیان کی سرزمین پر قدم رکھتے۔ اور مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر احمدیوں کے خلاف انتہائی بدزبانی اور درشت کلامی کر کے سمجھتے تھے۔ کہ بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔ وُہ بار بار اپنے گھروندے کو گرنے سے بچانے کے لئے آئے۔ اور ہر ممکن کوشش کی۔ کہ پول نہ کُھلنے پائے۔ مگر وُہ کُھل ہی گیا۔ چنانچہ چار ایسے ناموں کے پردہ میں ایک اشتہار شائع کیا گیا ہے۔ جو اسے صحیح طور پر پڑھ بھی نہیں سکتے۔ اور جن میں سے ایک کا کام آتش بازی بنانا۔ دوسرے کا چھوٹی موٹی چیزیں بیچنا۔ تیسرے کا کپڑے رنگنا۔ اور چوتھے کا روئی دُھنتا ہے۔

احرار کا ذکر

اس اشتہار کا ایک عنوان "احرار کارکنوں کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش" ہے۔ اور شروع ان الفاظ سے ہوتا ہے:۔

"ہم بدقسمت مسلمان ہمسایہ اقوام سے بھی کوئی سبق سیکھنے کی قابلیت نہیں رکھتے دُوسروں کا آپس میں اتفاق و اتحاد بھی ہمیں خوابِ خرگوش سے جگانے کا باعث نہیں ہوتا۔ ہر قوم میں مختلف الرائے اشخاص اور پارٹیاں موجود ہیں۔ مگر وُہ تمام کی تمام ایک مقصد۔ کو سامنے رکھ کر ہمہ تن کام میں مصروف ہیں۔ مگر ایک ہم ہیں۔ کہ بات بات پر ہماری سر پھٹول جاری ہے۔ اور ہماری تمام کوشش ایک دُوسرے کو نیچا دکھانے پر صرف ہوتی ہے"۔

یہ کن لوگوں کا ذکر ہے۔ ان احرار کا جو جماعت احمدیہ کو ختم کر دینے کے لئے بڑے طمطراق سے اُٹھے تھے۔ اور ذکر کرنے والا کون ہے۔ وُہ جسے احرار نے قادیان میں اپنا نمائندہ اور "امیر" بنا کر بھیجا تھا۔ اور جس کے متعلق ایک دفعہ نہیں۔ بلکہ بارہا امیر شریعت احرار مولوی عطاء اللہ نے ہزار ہا کے مجمع میں کہا۔ "قادیان میں جو کام مولوی . . . . نے کیا ہے مجھے خدا کی قسم ہے۔ وُہ کام میں بھی نہیں کر سکتا"

"جس کے متعلق چودہری افضل حق آنجہانی نے تاریخ احرار میں بہت کچھ تعریفی کلمات لکھنے کے بعد بیان کیا۔ کہ "غرض خطرات کے ہجوم میں مولانا کو دفاع مرزائیت کا کام سپرد کیا گیا۔ دارالکفر میں اسلام کا جھنڈا گاڑنا معمولی سی اولوالعزمی نہیں تھی"۔

یہی شخص اب جبکہ چھوٹے بڑے تمام احرار کو مخاطب کرکے یہ کہہ رہا ہے۔ کہ وہ بدقسمت ہیں۔ ان میں ہمسایہ اقوام سے سبق سیکھنے کی قابلیت نہیں۔ وہ خواب خرگوش میں پڑے ہیں۔ ان میں بات بات پر سر پھٹول ہوتی ہے۔ ان کی تمام کوششیں ایک دوسرے کو نقصان پہونچانے میں صرف ہوتی ہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ نتیجہ ہے اس شکست فاش کا جو احرار کو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں حاصل ہوئی۔ اور یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ جماعت احمدیہ خدا تعالے کے ایک مامور اور مرسل کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس لئے اس پر حملہ کرنے والوں کے لئے خواہ وہ کتنے ہی زیادہ ہوں۔ اور کتنا ہی ساز و سامان رکھتے ہوں۔ ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ نہیں ؛؛

علیحدہ اڈا

غرضیکہ احرار کا مقرر کردہ "امیر احرار قادیان" احرار کے مقابلہ میں ایک علیحدہ اڈا قائم کرنے کی تگ و دو کر رہا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اب مولانا موصوف کو محسوس ہو رہا ہے کہ تردید مرزائیت کی تحریک ایک وسیع مشن ہے۔ اور اس کا پلیٹ فارم بلا امتیاز ہر مسلمان کے لئے کھلا ہونا چاہیئے۔ کسی خاص سیاسی جماعت کی طرف اس کا منسوب ہونا اس تحریک کے لئے نقصان دہ ہے۔ لکھو کھا مسلمانوں کی ہمدردی سے وہ محض اس لئے محروم ہیں۔ کہ یہ مشن صرف ایک گروہ (احرار) تک محدود ہے .... احرار بزرگوں کو سیاسی الجھاؤ میں زیادہ معروف رہنا پڑتا ہے"۔

یہ گویا احرار سے کٹ جانے کا اعلان ہے اور "لکھو کھا مسلمانوں کی ہمدردی" حاصل کرنے کا ڈھونگ۔ جسے موثر بنانے کے لئے اور احرار کو لوگوں کی نظروں سے اور زیادہ گرانے کے لئے کچھ اشارات بھی کئے ہیں۔

احرار کی موجودہ حالت

چنانچہ لکھا ہے۔

"بعض دوست اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ احرار کو قادیان کے کام سے دلچسپی صرف اپنے مقاصد کے لئے تھی"۔

"دوستو آپ اپنے پراپیگنڈا سے اسلام کی کوئی نمایاں خدمت سرانجام نہیں دے رہے .... آپس کے جھگڑے سے دشمن کو تقویت نہ دینی چاہیئے"۔

"اگر ایسی راہ اختیار کرنا چاہتے ہیں جس کے نتیجہ میں آپ قادیان کے کام کو نہیں کرنا چاہتے۔ تو مہربانی فرما کر احسن طریق سے اس تحریک سے علیحدہ ہو جائیں"۔

"آپ در اصل قادیان کے کام سے کنارہ کش ہو رہے ہیں"۔

نوزائیدہ انجمن کا انجام

ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں احرار کی شکست فاش کا یہ کھلے الفاظ میں اعتراف ہے۔ اور اس بات کا ثبوت کہ خدا تعالے نے احرار کو جو اصحاب فیل کی طرح مرکز احمدیہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ ایسی مار ماری ہے۔ کہ ہر سنجیدہ اور سمجھدار انسان کو اس سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور جب اس قدر لاؤ لشکر کے ساتھ حملہ کرنے والوں کا ایک قلیل عرصہ میں یہ انجام ہو چکا ہے۔ کہ آج ان کا خاص نمائندہ بھی ان سے برگشتہ ہو جانے میں ہی اپنے لئے فائدہ سمجھتا ہے۔ تو پھر وہ کس برتے پر احمدیت کے خلاف علم شرارت بلند کرکے کامیابی کی امید رکھتا ہے۔ وہ نیا چولا پہن کر بھی دیکھ لیگا۔ کہ وہ اور اس کی نوزائیدہ انجمن "انصار الاسلام" احمدیت کا تو کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گی۔ البتہ خود مٹ جائے گی۔ اور احرار کی ناکامی و نامرادی سے بھی زیادہ اس کے حصہ میں نامرادی آئے گی۔ اس وقت جبکہ احرار اور ان کے معاونین کی پوری مدد اس کے ساتھ تھی۔ اس نے احمدیت کا کیا بگاڑ لیا۔ اگر وہ کچھ بھی بگاڑ سکتا۔ تو آج اسے اس طرح نکال باہر نہ کرتے۔ اور اس کے مقابلہ میں ایسے لوگوں کو کھڑا نہ کر دیتے جنہیں وہ اپنا دشمن سمجھتا ہے ؛؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آفتوں کے دنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی روح کی شفاعت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

"جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے۔ اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے۔ اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے۔ وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اس کی شفاعت کرے گی۔ سو اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے۔ جب سچ مچ تقوے کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو۔ کہ گویا تم خدا تعالے کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کیلئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں۔ وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہونچ سکتا۔ جو تقوے سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقوے ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہ ہوگی۔ وہ عمل بھی ضائع نہ ہوگا"۔ (کشتی نوح)

سباق کی روح رکھنے والو!

"تحریک جدید کے وہ مجاہد جو سباق کی روح اپنے اندر رکھتے۔ اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ان کا حق ہے کہ ہر ممکن کوشش کرکے السابقون الاولون کی پہلی فہرست میں شامل ہوں" جس کے لئے ۳۱ مارچ کی تاریخ مقرر ہے۔ پس ادائیگی کی انتہائی کوشش کریں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

مسئلہ خلافت کے متعلق غیر معمولی جلسہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس رفقائے احمدیہ کا ایک مشترکہ غیر معمولی پبلک جلسہ ۲۰ امان ۱۳۲۱ ہش بروز جمعہ ۸½ بجے بعد نماز عشاء مسجد اقصےٰ میں منعقد ہوگا۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری کے علاوہ خدام بھی خلافت کے موضوع پر تقاریر کریں گے۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے علاوہ تمام احباب قادیان سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر شریک جلسہ ہو کر ممنون فرمائیں۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

خاکسار خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

"الفضل" کا خطبہ نمبر صرف ڈیڑھ روپیہ میں

مستحق احباب فوری توجہ فرمائیں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک مخیر بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ الفضل کے خطبہ نمبر کے ایک سو پرچوں کی قیمت میں سے ایک روپیہ فی پرچہ کے حساب سے کل رقم اپنی گرہ سے ادا فرمائیں گے۔ بشرطیکہ اس قدر مستحق اصحاب بقیہ ڈیڑھ روپیہ خود ادا کریں۔ پس ہم اس اعلان کے ذریعہ غریب اور مستحق احمدی اصحاب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اس زریں موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ڈیڑھ روپیہ پیشگی ارسال کرکے الفضل کا خطبہ نمبر ایک سال کے لئے اپنے نام جاری کرالیں۔ یہ رعایت صرف نئے اور مستحق خریداروں کو دی جائے گی۔ رقم اور درخواستیں بنام مینیجر الفضل قادیان ارسال کی جائیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگوں کے متعلق

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ قادیان)

(۹)

باسِ شدید کا مہیب منظر

عیسائی اقوام یاجوج وماجوج کے متعلق باسِ شدید کی ہیبت ناک پیشگوئی کا ایک ایک لفظ اس جنگ پر صادق آرہا ہے۔ فضائے آسمان میں آتشبار طیور کا کہرام مچا ہوا ہے۔ آسمان سے آگ برسائی جارہی ہے۔ آسمان سے فوجیں بھی اتر رہی ہیں۔ اور دھوآں اور زہر بھی نازل کیا جارہا ہے۔ اور اس سارے منظر مہیب سے گویا ہر انسان ہراساں اور آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے بیٹھا عذاب الیم کا انتظار کر رہا ہے۔ گزشتہ سال جزائر کے رہنے والے چیخ پکار کر رہے تھے۔ اور دنیا کی شفقت و رحمت کے جذبات سے اپیل کرنے کے لئے اپنی قابل رحم حالت و بے بسی کا نقشہ بایں الفاظ کھینچ رہے تھے۔
"Wal of fire round London"
یعنی ہم آگ کی دیواروں میں ہر سمت سے گھرے ہوئے ہیں۔ اور آج امریکہ کے صدر مسٹر روز ویلیٹ نے یا ویلینا کی دہائی بایں الفاظ دی ہے:۔

Now the war has spread from continent to continent, with nations enslaved cities in ruins and millions dead, never had such devastation visited upon God's earth and God's Children.
(Civil & Military GZT. Oct. 11. 41)

یعنی جنگ ملک بہ ملک پھیل گئی ہے۔ قومیں غلامی میں جکڑی جارہی ہیں۔ شہر کھنڈرات بن رہے ہیں۔ اور کروڑوں انسان ہلاک ہوچکے ہیں۔ ایسی تباہی خدا کی زمین پر اور اس کی مخلوق پر کبھی نہیں آئی:۔

یہی وہ باسِ شدید والی تباہی ہے۔ جس سے عیسائی اقوام کو انا لجاعلون ما علے الارض صعیدًا جرزًا کہکر سورۃ کہف میں خوف دلایا گیا تھا۔ اور یہی وہ ناری جہنم ہے۔ جس کا ذکر نہ صرف سورۃ کہف میں انا عرضنا جہنم یومئذ للکافرین عرضًا کہکر کیا گیا ہے۔ بلکہ جہاں جہاں بھی عیسٰے پرست اقوام کے آخری ایام والے فتنۂ عظمیٰ کا ذکر سورۃ مریم یا اس کے بعد کی سورتوں میں آیا ہے۔ وہاں اسی جہنم میں ان کے جھونکے جانے کا ذکر ہے۔ سورۃ کہف میں حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ان پجاریوں کے لئے جو یاجوج وماجوج کی نسل سے ہیں۔ اسی زمین پر یوم الحساب قائم ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ اور جس یوم الفصل سے سورۃ مرسلات میں بالفاظ شدید عیسائی قومیں ڈرائی گئی ہیں۔ وہ بھی دراصل وہی محاسبہ کی گھڑی ہے۔ جو اس دنیا میں ان کے لئے آنے والی تھی:۔

ٹینکوں کی تباہ کن آتشباری

۱۹۳۸ء سے جب میں نے سورۃ المرسلات کی پیشگوئی پیش کی تھی۔ تو اس وقت میری سمجھ میں یہ نہ آتا تھا کہ کانّہٗ جمالۃ صُفرٌ کا مخصوص عذاب کیا ہے۔ جس کے لئے صلیب پرست اقوام بایں الفاظ مخاطب کی گئی ہیں۔ انطلقوا الیٰ ما کنتم بہٖ تکذّبون۔ یعنی جس بات کو تم جھٹلاتے تھے۔ اس کا مشاہدہ کرنے کے لئے چل پڑو۔ انطلقوا الیٰ ظِلٍّ ذی ثلاث شعب۔ سہ شاخہ صلیبی سایہ کی پناہ حاصل کرنے کے لئے چل پڑو۔ لا ظلیل۔ جو نہ سایہ دار ہے کہ اس کا سایہ اوپر کی آتشباری سے پناہ دے۔ ولا یغنی من اللھب۔ اور نہ شعلہ زن آگ سے زمین پر اس کے ذریعہ پناہ ملے۔ انّھا ترمی بشررٍ یہ تباہ کن آلاتِ جہنم بڑے بڑے شعلہ زن انگارے پھینکیں گے۔ کالقصر۔ یہ شعلے ایسے اٹھیں گے۔ جیسے اونچے محل یہ رامیاتِ شرر۔ یعنی یہ شعلہ بار جہنمی آفتیں پے در پے آنے والی ہیں۔ کانّہٗ جمالۃ صُفرٌ۔ جیسے سرخ اونٹوں کی قطاریں ایک دوسرے کے پیچھے لپکے چلی آرہی ہوں۔ یہ جمالۃ صفرٌ کا مخصوص حصۂ پیشگوئی ۱۹۳۸ء میں جب میں نے تقریر کی میری سمجھ میں نہ آتا تھا۔ کہ کس صورت میں پورا ہوگا۔ مگر آج آتشبار ٹینکوں کے جھنڈوں نے کانّہٗ جمالۃ صفرٌ کا منظر بھی پیش کر دیا ہے:۔

اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا وقت
از روئے عہدِ قدیم

سورۃ المرسلات میں اذا الرسل اقّتت کہکر یہاں تک بتا دیا گیا۔ کہ آتشبار یوم الفصل یعنی فیصلہ کن دن اس وقت قائم ہوگا۔ جب رسولوں کی میعاد ٹھیک وقت پر لائی جائے گی۔ یہ میعاد وہی ہے جس کی حضرت دانیال علیہ السلام نے ایک مدت۔ مدتیں۔ اور آدھی مدت کے الفاظ سے خبر دی ہے۔ اور یہ میعاد کل بارہ سو ساٹھ سال کی بتائی گئی ہے۔ نیز انہوں نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اس کا آغاز اس وقت ہوگا جب رومی سلطنت تباہ ہوگی۔ اور وہ ۶۳۸ء عیسوی میں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں تباہ ہوئی۔ ۶۳۸ پہ ۱۲۶۰ بڑھائے جائیں۔ تو زمانہ ۱۸۹۸ یعنی انیسویں صدی کا آخر ہوتا ہے۔ یہ وہ حساب ہے۔ جو علامہ ڈمبل بی نے کیا ہے۔ اور عیسائی علماء کو مسلم ہے۔ عہدِ قدیم اور عہدِ جدید دونوں میں اس میعاد کا نام۔ رسولوں کی میعاد رکھا گیا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ المرسلات میں اذا الرُّسُل اقّتت کہکر یہ پیشگوئی فرمائی۔ کہ جب رسولوں کی میعاد ٹھیک وقت پر لائی جائے گی۔ تو وہ یوم الفصل قائم ہوگا۔ جو صلیب پرست اقوام یاجوج وماجوج کے لئے ازل سے مقدر ہے اور یہ کہ جب باسِ شدید والی محاسبہ کی گھڑی آئے گی۔ تو اسی دنیا میں ان کے لئے آسمانی اور زمینی آتش بار آلاتِ جنگ کے ذریعہ ایک جہنم برپا کیا جائے گا۔ جو ما علے الارض کو صعیدًا جُرزًا بنانے والا ہوگا:۔

موعودہ جہنّم

سورۃ المدثر میں بھی دجال کے لئے جس جہنم کے قائم ہونے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے جس کا منظرِ مہیب ہماری آنکھوں کے سامنے قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ساُصلیہ سقر۔ میں اس کو جسے اپنے مال و دولت کا گھمنڈ ہے۔ اور جو اپنے ہاتھوں کے کرشموں اور اپنی عقل و فکر کے اندازوں پر نازاں ہے (ساصلیہ سقر) ضرور جہنم میں جھونکوں گا۔ وما ادراک ما سقر۔ تمہیں کیا علم کہ یہ جہنم کیا ہے۔ لا تبقی ولا تذر نہ رحم کرنا جانے گی۔ اور نہ کچھ باقی چھوڑے گی لوّاحۃٌ للبشر۔ بنی نوع انسان کو جلا کر خاک سیاہ کر دے گی۔ علیھا تسعۃ عشر اس کو بھڑکانے اور قائم رکھنے کے لئے انیس[19] جبار مقرر ہوں گے۔ جن کا تسلّط اپنی اپنی قوم پر ایسا قوی ہوگا۔ کہ ان کی قوموں کو سوائے سر تسلیم خم کرنے کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا سب قومیں، در حکومتیں انیس[19] جباروں کے زیر اثر باسِ شدید والے جہنم کو برپا کرنے کے لئے دیوانہ وار کھڑی ہو جائیں گی۔ وما جعلنا اصحاب النّار الا ملائکۃً۔ دراصل ملائکہ کا ہی تصرّف ہوگا۔ جو پسِ پردہ اس جہنم کے بھڑکانے میں کارفرما ہوگا۔ ورنہ کون جانتے بوجھتے اور دیکھتے ہوئے اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالنے کے لئے آمادہ ہوا کرتا ہے؟ فرماتا ہے۔ یہ جہنم والا عذاب الٰہی اس لئے قائم ہوگا۔ کہ تا اہل کتاب اور مومن یقین کریں کہ جو انہیں بتایا گیا تھا۔ وہ برحق تھا۔ وما یعلم جنود ربّک الا ھو۔ تیرا رب ہی جانتا ہے۔ کہ اس کی یہ پیشگوئی پورا کرنے والے لشکر کیا ہیں اور کتنے ہیں۔ انھا لاحدی الکبر یہ پیشگوئی بہت بڑے نشانات میں سے ایک نشان ہے نذیرًا للبشر۔ بنی نوع انسان کے لئے ایک نذیر کھڑا کیا جائیگا۔ جو اس قائم ہونے والی آفت سے تمام جہان کو قبل از وقت آگاہ کرے گا۔ لمن شاء منکم ان یتقدم او یتاخر۔ اس کے ذریعہ سے تبلیغ و انذار کا حق ادا کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو چاہے آگے بڑھے۔ جو چاہے پیچھے ہٹے۔

ویدک فلاسفی کا دوسرا صفحہ اور قرآن کریم

چند دن ہوئے عاجز نے ویدوں اور قرآن کریم سے چاند سورج اور ستاروں کے متعلق بعض باتیں مقابلتہً دکھائی تھیں لیکن سورج اور چاند کے متعلق بعض ضروری باتیں بوجہ عدم گنجائش رہ گئی تھیں۔ جو یہ ہیں۔ (۱) چاند اور سورج کیا ایک ہی مقام پر ہیں۔ یا ان کے مقاموں میں فرق ہے (۲) سورج اور چاند کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ آیا سورج چاند سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ یا چاند سورج سے (۳) چاند پورا نظر آنے کے بعد پھر جو باقاعدہ کم ہوتا معلوم دیتا ہے۔ اس کا کیا سبب ہے۔ ان امور پر ذیل میں روشنی ڈالی جاتی ہے۔

وید کیا کہتا ہے

وید مقدس نے پہلے سوال کا یہ جواب دیا ہے۔ ملاحظہ ہو رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ منتر ۱ دوی سومہ ادھی شرتہ یعنی چاند دیولوک نامی مقام میں ہے۔ دیولوک کس مقام کا نام ہے۔ یاد رہے کہ وید میں تین مقام ملنے گئے ہیں۔ پرتھوی لوک (زمین) انترکش لوک (آسمان) دیولوک یعنی آسمان سے اوپر جہاں بالفاظ وید جنت اور سورج ہے۔ چنانچہ دیو لفظ کے معنی جنت ہیں۔ اور وید میں بار بار یہ بات آتی ہے۔ کہ "سورج کا مقام دیولوک ہے" (اتھروید کانڈ ۱۳ے۱) اس سے نتیجہ یہ نکلا۔ کہ ویدوں کا یہ دعوے ہے۔ کہ سورج اور چاند کا ایک ہی مقام ہے۔ اور زمین سے جتنی دوری پر سورج ہے۔ اتنی ہی دوری پر چاند بھی ہے۔

اب رہا دوسرا سوال کہ آیا سورج چاند سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ یا چاند سورج سے اس کا جواب ملاحظہ ہو۔ رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ منتر ۲۔ سومین آدتیہ بلینا یعنی محض چاند سے ہی سورج طاقتور ہے۔ یعنی سورج کی اپنی روشنی اور چمک وغیرہ کچھ نہیں۔ چاند سے وہ سب کچھ حاصل کرتا ہے۔ تیسرے سوال یعنی چاند کا باقاعدہ کم ہوتے جانے کی کیا وجہ ہے۔ اس کا جواب اسی سوکت میں یہ ہے۔ بھاگم دیوے بھیو ردی ددھاتی۔ یعنی چاند اپنے جسم کے ٹکڑے کر کے دیوتاؤں کو دیتا جاتا ہے۔ اور وہ اسے کھاتے جاتے ہیں۔ اس بات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے کتاب شتپتھ برہمن میں لکھا ہے۔ سومو دیوانام انّم یت چند ما ۱۱ ہب ۱۰۱ لیکن یہ چاند جس کا نام سوم بھی ہے۔ یہ تو دیوتاؤں کا کھانا ہے۔ پھر ملاحظہ ہو صہ ۳۲۵ لکھا ہے۔

"چاند تو باقی دیوتاؤں کا کھانا اور بمنزلہ حیوان کے ہے۔ اس لئے دیوتا چودھویں رات چاند پر حملہ کر کے اسے مارتے ہیں" یعنی چودھویں رات کو دیوتا مل کر چاند پر حملہ کر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ انکا کھانا ہے اور اسی رات سے روزانہ اس کا ایک ایک ٹکڑا کاٹ کاٹ کر کھاتے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ بے چارا روزانہ کم ہوتا ہوتا بالکل چھوٹا سا رہ جاتا ہے۔ آخر وہ زمین پر آ کر پانیوں میں گھس جاتا ہے۔

یہ تینوں جواب بالکل واضح ہیں۔ ہم ان پر کوئی حاشیہ آرائی نہ کرتے ہوئے انہی سوالوں کو قرآن کریم سے حل کرتے ہیں۔

قرآن کریم کیا بتاتا ہے

پیشتر اس کے کہ ان سوالات کا جواب پیش کیا جائے۔ ایک عرض کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ اکثر ویدک دھرمی ویدوں کے متعلق یہ دعوے کرتے ہیں۔ کہ وید مذہبی کتب نہیں۔ بلکہ علم فلاسفی کی کتب ہیں۔ لیکن مسلمانوں کا قرآن کریم کے متعلق قطعاً یہ دعوے نہیں۔ کہ قرآن کریم علم ہیئت کی کتاب ہے۔ بلکہ قرآن کریم ایک کامل ہدایت نامہ ہے۔ جو دنیا کو ضلالت سے نکالکر با خدا بنانے کے لئے نازل کیا گیا۔ لیکن چونکہ یہ ہدائت نامہ اس قادر مطلق خدا کی طرف سے ہے۔ جو تمام علوم کا مالک ہے۔ اس لئے اس نے علمی مضامین بھی اصولی طور پر قرآن میں بیان کر دیئے ہیں۔ اب ان سوالات کے جواب عرض کئے جاتے ہیں۔

چاند کی روشنی کے متعلق تو پہلے مضمون میں بتا دیا گیا ہے۔ کہ قرآن کریم نے چاند کو روشنی سے بالکل خالی قرار دیا ہے۔ اور بیان کیا ہے۔ کہ چاند سورج سے ہی روشنی حاصل کرتا ہے۔ اور پھر اس روشنی کو آہستہ آہستہ واپس کرتا ہے۔ قرآن کریم نے چاند کو قمر کہہ کر اس کی ساری حقیقت بیان کر دی ہے۔ کیونکہ دوسرے سے کوئی چیز لینا۔ پھر اسے دنیا پھر لینا۔ اس کے مفہوم میں داخل ہے۔

پھر فرمایا والشمس وضحٰھا والقمر اذا تلٰھا قسم ہے سورج کی اور اس کی روشنی کی۔ اور قسم ہے چاند کی جبکہ وہ سورج کی روشنی لیتا ہے۔ یاد رہے کہ قسم بعض اور معنی دینے کے علاوہ تاکید اور یقین کے معنی بھی دیتی ہے۔ اس اعتبار سے ان آیات کا یہ مطلب ہوا۔ کہ یہ یقینی اور بالکل پکی بات ہے۔ کہ چاند کی ذاتی روشنی کچھ نہیں۔ وہ سب کی سب روشنی جو اس میں دکھائی دیتی ہے سورج سے لیتا ہے۔

اب رہا چاند کا روشنی سے خالی ہوتے جانا جسے عام طور پر لوگ چاند کا کم ہونا کہتے ہیں۔ اس کے متعلق قرآن کریم کہتا ہے۔ والقمر قدرنٰہ منازل یعنی چاند کے لئے ہم نے گردش کرنے کے مقامات مقرر کر رکھے ہیں۔ جن میں حرکت کرتا کرتا وہ سورج سے لی ہوئی روشنی سے خالی ہو جاتا ہے۔ ماحصل اس کا یہ ہے۔ کہ چاند حرکت کرتا کرتا ان مقامات پر پہونچ جاتا ہے۔ جہاں سورج کی روشنی بوجہ زمین کے حائل ہو جانے کے اس کے پورے کرّے پر نہیں پہونچ سکتی۔ اور پھر جوں جوں آگے حرکت کرتا ہے۔ اس کا اور زیادہ حصہ سورج کے سامنے سے ہٹتا جاتا ہے۔ اور جو حصہ سورج کے سامنے نہیں رہتا۔ وہ روشن نہیں رہتا۔ اس قاعدے سے جب پورا چاند سورج کے سامنے نہیں رہتا۔ تو اس وقت وہ سارے کا سارا روشن نہیں رہتا۔

اب رہی تیسری بات کہ "چاند اور سورج کیا ایک ہی مقام پر ہیں۔ سو یاد رہے قرآن کریم نے اسکی پرزور الفاظ میں تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر (یٰسین) یعنی یہ ممکن نہیں کہ سورج چاند کے مقام پر پہونچ سکے۔ مطلب یہ کہ ان دونوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ اس آئت میں ادرک فعل آیا ہے۔ جس کے معنی اقرب الموارد میں وصل الیہ لکھے ہیں۔ یعنی اپنا اصلی مقام چھوڑ کر دوسرے مقام پر جانا۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم کے نزدیک سورج اور چاند ایک مقام پر نہیں۔ بلکہ ان دونوں کے لئے دو علیحدہ علیحدہ مقام ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان بہت بڑا بُعد ہے۔

اب صاف ثابت ہے کہ مذکورہ بالا باتوں کے متعلق قرآن کریم اور وید میں اختلاف ہے۔ اس کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ موجودہ زمانے کے طبیعات کے ماہر کس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ سو یاد رہے بڑے بڑے لائق فلاسفر اس بات پر متفق ہیں۔ کہ سورج اور چاند قطعاً ایک مقام پر نہیں۔ بلکہ ان کے درمیان بہت بڑا بُعد ہے۔ چاند ہماری زمین سے قریباً دو لاکھ چالیس ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور سورج اس زمین سے قریباً نو کروڑ اسی لاکھ میل کے فاصلہ پر۔ پھر یہ بھی انہیں مسلم ہے۔ کہ چاند کی ذاتی روشنی بالکل نہیں۔ وہ زمین کی طرح بے نور ہے۔ اس میں سورج کی روشنی آتی ہے۔ جس سے وہ روشن معلوم ہوتا ہے۔ اور اس کی روشنی جب روزانہ کم ہوتی معلوم ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چاند اپنے محور پر گھومنے کے علاوہ زمین کے ارد گرد چکر بھی لگاتا ہے۔ (اور اس کا یہ چکر ایک مہینے میں پورا ہوتا ہے) چکر لگاتے وقت اس کا جتنا جتنا حصہ سورج کے سامنے سے ہٹتا جاتا ہے۔ اتنا اتنا حصہ سورج کی روشنی سے خالی ہو جانے کے باعث ہمیں نظر نہیں آتا۔

غرض موجودہ زمانے کے فلاسفر بالکل وہی کہہ رہے ہیں۔ جسے قرآن کریم نے آج سے ۱۴ سو سال قبل بیان فرما دیا ہے۔ مگر ویدوں کی فلاسفی کا مؤید کوئی ایک فلاسفر بھی نہیں فلاسفروں کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ کوئی معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی اس ویدک فلاسفی کو سچی تسلیم نہیں کر سکتا۔ کہ سورج چاند سے طاقتور یعنی منور ہے۔ یہ دونوں ایک ہی مقام پر واقع ہیں۔ اور چاند کو دیوتا کھاتے رہتے ہیں۔

خاکسار ناصر الدین عبد اللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

وقار عمل میں شمولیت سے گریز کرنا آسمانی مائدہ کو رد کرنا ہے

(مہتمم وقار عمل)

وقارِ عمل

(۱)

جن باتوں کے سمجھانے کے لئے آج سے چند سال قبل دلائل کی ضرورت تھی۔ آج ان کی حقانیت اور اہمیت خود زمانہ ثابت کر رہا ہے۔ اور واقعات نے انہیں واعظانہ پیرایہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔ یہ تو ایک مانی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ کسی مقصد کے حصول کے لئے اس سے متعلقہ بنیادی امور پر عمل پیرا ہونا چاہئیے۔ آج جبکہ دنیا کی قومیں اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے پوری قوت اور پوری ہمت کے ساتھ کوشش میں مصروف ہیں۔ کوئی قوم بغیر کوشش زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور کام کرنے کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ کام کا شوق۔ کام کی عادت کام کرنے کی طاقت۔ کام کی اہمیت کا احساس۔ اور کام کو حقیر نہ سمجھنا ہے۔ ان باتوں کے بغیر کوئی قوم نہ کام کر سکتی ہے اور نہ کام کے مفید نتائج پا سکتی ہے۔ آج دنیا اسی راستہ پر چل رہی ہے۔ جس پر ہمارے پیارے امام نے کئی سال پہلے ہمیں چلا دیا تھا۔ اور یہ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہم اس راستہ کو مجبوراً نہیں بلکہ برضا و رغبت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ زمانہ کے انقلابات کے پیش نظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں ان الفاظ میں ہاتھ سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ "کام کرنے کی عادت ڈالنا نہایت ہی اہم چیز ہے۔ اور اسے جماعت کے اندر پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ ... جب تک ہم یہ احساس نہ مٹا دیں۔ کہ بعض کام ذلیل ہیں اور ان کو کرنا ہتک ہے۔ اس وقت تک ہم دنیا سے غلامی کو نہیں مٹا سکتے" اور کام کی تعریف میں بتایا۔ "وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر برا سمجھا جاتا ہے ..... مثلاً مٹی ڈھونا۔ یا ٹوکری اٹھانا۔ یا کہی چلانا ہے۔" اس طور پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے چھوٹوں اور بڑوں کو توجہ دلائی۔ کہ وہ کام کرنے کو عار نہ سمجھیں کہ حقیقی بڑائی کام کرنے میں ہی ہے۔ اور کام کو ذلت سمجھنا اپنے آپ کو غلام بنانا ہے ان خواہشات نفسانیہ کا جن کی غلامی ہر قسم کی غلامی سے زیادہ مکروہ ہے۔

(۲)

فی الحقیقت ہم نے دیکھا۔ کہ ہمارے امام کا فرمانا سچ تھا۔ کیونکہ ترقی کرنے والی اقوام جن کے دلوں میں اپنی ادنیٰ حالت کو بدل ڈالنے کی خواہش ہوئی ہے۔ وہ سب سے پہلے اسی اصل پر چلتی ہیں۔ ہمارے عمل نے ہم پر ثابت کر دیا۔ کہ اگر ادنےٰ و اعلےٰ کے ذہنی امتیاز کو مٹایا جا سکتا ہے۔ تو ہاتھ سے کام کرنے سے۔ اگر قومی سستی کو دور کیا جا سکتا ہے۔ تو ہاتھ سے کام کرنے سے اور اگر چستی اور پھرتی پیدا کی جا سکتی ہے تو ہاتھ سے کام کرنے سے۔ پس ہاتھ سے کام کرنے کے فوائد اب زیر بحث نہیں۔ جس بات کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئیے۔ وہ یہ ہے کہ کیا درحقیقت ہمیں یہ فوائد اسی نسبت سے حاصل ہو رہے ہیں یا نہیں۔ کہ جس طور پر ہمیں حاصل ہونے چاہئیں۔ اگر ہم ہاتھ سے کام کرتے تو ہیں۔ لیکن ہمارے عمل کا نتیجہ خوش کن نہیں ہے۔ تو ہمیں اپنے عمل پر نظر دوڑانی چاہئیے۔ کہ کیا وہ حقیقت عمل ہے یا نہیں۔ کیونکہ عمل کا نتیجہ ضرور خاطر خواہ نکلے گا۔ وگرنہ عمل عمل نہیں۔ بلکہ اس میں نقص ہے۔

(۳)

ہاتھ سے کام کرنا ہمیں ایک ایسا ذہنی تفوق عطا کرتا ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو کسی سے حقیر نہیں سمجھتے۔ اور کام کرنے کو اپنے لئے باعث صد عزت و افتخار قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب ہم کام کریں۔ تو شوق سے۔ نہ بے پرواہی سے۔ اور دلی رضا سے۔ نہ مجبوری سے کیونکہ مؤخر الذکر طریق قیدیوں کا ہے۔ اور مومن سے بڑھ کر آزاد دل کون ہو سکتا ہے۔ پس ہمارے کام کا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلنے کا باعث یہی ہے۔ کہ ہم میں کام کا شوق پیدا نہیں ہوا۔ اور یہ بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہے۔ کہ وقت دیا جائے اور فائدہ نہ ہو۔ اس مرحلہ پر ہمیں اپنے زاویہ نگاہ کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اگر یوم وقار عمل کا اعلان سن کر ہم میں سے بعض اپنے "ضروری کام" اسی روز سرانجام دینے کا پروگرام بنا لیتے ہیں۔ تو یہ علامت ہے اس بات کی۔ کہ ایسے دوستوں کو اس مفید کام کا شوق نہیں۔ وہ نہ خود آئیں۔ اور نہ دوسروں کے لئے ترغیب و تحریص کا باعث ہوں۔ یہ ان پر دوہری ذمہ داری ہے۔ اور قومی نقصان الگ۔ دراصل وقار عمل کا مقصد یہ نہیں۔ کہ سڑکوں کی تعمیر ہم نے کرنی ہے۔ یا نشیب و فراز کو درست کرنا ہے۔ بلکہ اصل مقصد اس روح کا پیدا کرنا ہے۔ جو کام کرنے کو ذلت نہ سمجھے۔ اور کسی کام کو حقیر نہ سمجھے۔ ہمارے تاجر احباب کو سیدنا حضرت امیر المومنین کا یہ ارشاد ملاحظہ فرمانا چاہئیے "تاجروں کے لئے تو کوئی مشکل ہے ہی نہیں۔ وہ ہر دن چھٹی کر سکتے ہیں۔"

(۴)

ابھی تو ہماری ترقی کی ابتدا ہے۔ یہ زمانہ ہمارے ابھرنے کا زمانہ ہے۔ اگر ہم اپنے گزشتہ اعمال پر نظر کر کے خوش ہو جائیں۔ تو یہ بے موقعہ ہے۔ کیونکہ جب تک مقصد کو نہ پا لیا جائے۔ اس کی طرف سے نظر ہٹانا خودکشی کے مترادف ہوتا ہے پس اگر ہم ابھی سے بجائے چستی کے سستی دکھائیں۔ اگر ابھی سے ہماری وقار عمل پر حاضری کم ہونا شروع ہو جائے۔ اگر ابھی سے ہمارے شوق میں کمی واقع ہو جائے۔ تو یہ اس استقلال کے خلاف ہے۔ جو ہماری زندگی کی روح ہے۔ ہمارے سامنے تاریخ ہمارے اکابرین کو جس منظر میں پیش کرتی ہے۔ وہ ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت کعب بن عجرہؓ نے کنوئیں سے پانی نکال کر مزدوری کے طور پر کھجوریں حاصل کیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوک کی حالت میں پیش کیں۔ حضرت عبد اللہ بن سلام باوجود متمول ہونے کے لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھا لیتے تھے۔ حضرت علیؓ نے اپنی دعوت ولیمہ کا انتظام اذخر گھاس جنگل سے لا کر بیچ کر کیا۔ حضرت عثمانؓ گھر میں اپنا کام خود کرتے۔ حضرت ابو بکرؓ بکریاں چراتے اور دودھ دوہ لیتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر کے کام کاج خود کرتے۔ غزوہ خندق کے موقعہ پر بیلچے اور پھاوڑے اٹھانے تھے۔ اور مدینہ میں سب سے پہلا کام حضورؐ کا ایک مسجد تعمیر کرنا تھا۔ جس کے معمار اور مزدور صحابہؓ تھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی شریک کار تھے۔

پس ہم اگر مثیل صحابہ ہیں۔ تو ہاتھ سے کام کرنا ہماری فطرت ثانیہ بن جانی چاہئیے۔ اور اس کے لئے دلائل سے منوانا ہمیں اپنی شان سے بعید سمجھنا چاہئیے۔

(۵)

اگر ہم میں سے بعض اب بھی ہاتھ سے مشقت کا کام کرنے کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے۔ اور اس کے فوائد کے متعلق انہیں شبہ ہے۔ تو انہیں اس بات پر تو شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارا امام ہم سب سے زیادہ دوربین نگاہ رکھنے والا ہے۔ جس کی عقل پر ہزاروں فرزانوں کی فرزانگی قربان ہے۔ جس کی سمجھ و فہم کے دشمن بھی مداح ہیں۔ جس کا تعلق اس علیم و حکیم خدا کے ساتھ ہے جس نے اسلام کی حفاظت کے لئے اسے مقام خلافت عطا فرمایا۔ پس ہاتھ سے کام کرنے کی تحریک ہمارے اسی عقیل و فہیم ربانی خلیفہ نے کی ہے۔ جس کی اطاعت ہم خدا کی اطاعت سمجھتے ہیں اسی ایک بات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم وقار عمل کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائیں۔ اور پابندیٔ وقت کا ایک بے نظیر مظاہرہ کرتے ہوئے ٹھیک سات بجے صبح ریتی چھلہ سے بہشتی کو جانے والی سڑک پر ۲۶ امان بروز آخری جمعرات پہنچ جائیں۔ کہ یہ ہمارے پیارے امام کی آواز ہے۔ جس پر لبیک کرنا

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۴۹ :- منکہ برکت علی ولد میاں سندھی صاحب مرحوم قوم راول پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے پاس اس وقت ۸ گھماؤں زمین موروثی دفعہ ۶ کی ہے۔ جس میں سے تین گھماؤں مبلغ ۸۰۰ روپے میں رہن ہے۔ جس وقت میں نے اس کو فک کرا لیا۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گا۔ مگر سردست پانچ گھماؤں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں اس کا اختیار انجمن کو دیتا ہوں۔ کہ اگر وہ اس کی قیمت وصول کرنا چاہے۔ تو میں اپنی زندگی میں ادا کردوں گا۔ تو انجمن اپنے کسی مختار کو بھیج کر قیمت مقرر کرسکتی ہے۔ تاکہ میں یہ اقساط ادا کردوں۔ یا اگر انجمن چاہے تو ۵ گھماؤں کے ۱/۱۰ حصہ کی زمین پر قبضہ کرسکتی ہے جس طرح انجمن چاہے۔ فیصلہ فرمائے میں تیار ہوں۔ میری ماہوار آمد قریباً پانچ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں بموازی ۸ر ماہوار باقاعدہ بھیجتا رہوں گا۔ آمدنی کی کمی بیشی سے چندہ ادا کرتا رہونگا میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے، اگر میں اپنی جائیداد کے کسی حصہ کی وصیت اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں۔ میرے ورثاء کو حق ہے۔ کہ جو حصہ میرے ذمہ نکلے اس کو ادا کریں۔ اور ورثاء خدانخواستہ ادا نہ کریں۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان بذریعہ عدالت وصول کرسکتی ہے۔ نیز میرا ایک سکنی مکان خام ہے۔ جو میں نے اپنی بیوی کو حق مہر میں دے دیا ہوا ہے۔ اس پر میرا کوئی حق نہیں ہے،
العبد :- برکت علی بقلم خود۔

گواہ شد :- غلام محمد سکول ماسٹر فیض اللہ چک
گواہ شد :- حکیم شیخ محمد فیض اللہ چک

نمبر ۶۰۸۳ :- منکہ حبیب النساء بیوہ سید شاہ محمد فیض الدین صاحب مرحوم چشتی قوم پٹھان پیشہ زراعت عمر تخمیناً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن حسینی علم مسجد یکخانہ ڈاکخانہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ ۲/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ بوقت وصیت ہذا اس موصیہ کے قبضہ وتصرف میں مندرجہ ذیل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ہے۔ (۱) ایک قطعہ اراضی مشتمل بہ زرعی وبنجر مزرعہ بھوپارم موضع نینل ضلع عادل آباد ریاست حیدرآباد دکن میں واقعہ ہے۔ جس کا رقبہ تخمیناً ۳۸۰ ایکڑ ہے۔ مگر ہنوز رویٹرن نہیں ہوا۔ بعد بندوبست صحیح رقبہ مشخص ہوگا۔ اراضی مذکورہ پر میں اور میری بھانجی سماۃ وحید النساء بیگم علی السویہ مشترکاً مالکانہ طور پر قابض ومتصرف ہیں۔ موضع مذکور میں زرعی وبنجر اراضی کی قیمت عام طور پر تخمیناً صہ فی ایکڑ ہے۔ جس کے لحاظ سے میرے حصہ کی نصف قطعہ ما لعہ ایکڑ کی قیمت لعماصہ سکہ عثمانیہ ہوتی ہے۔ میرے نصف حصہ کی حد تک ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرتی ہوں میری وفات کے بعد اراضی متذکرہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ہوگی (۲) موضع مذکور میں ایک خام مکان سکونہ قیمتی تخمیناً مالعہ روپے کا ہے۔ جو میرے اور وحید النساء بیگم کے حصہ میں علی السویہ مشترک ہے۔ (۳) طلائی موتی وزنی تخمیناً ۳ تولہ قیمتی اندازاً ما ۱۵۰ (۴) ایک گائے مع پاڑہ قیمتی عسہ (۵) قیمت اراضی و قیمت موتی طلائی وقیمت گائے ونصف مکان کی جملہ قیمت تخمیناً ۱۲۴۰ روپے ہوتی ہے۔ جسمیں سے ۱/۱۰ حصہ ۱۲۴ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب کرتی ہوں۔ (۶) میرے انتقال کے بعد اگر جائیداد متذکرہ کے سوا کوئی اور جائیداد از قسم اراضی وزیور ونقد یا مویشی وغیرہ میرا متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۷) تاحیات جو آمدنی اراضیات وغیرہ کی ششماہی یا سالانہ مجھے حاصل ہوتی رہے گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی میں ادا کرتی رہوں گی۔ الامۃ حبیب النساء موصیہ۔ گواہ شد :- وحید النساء بیگم بھانجی موصیہ۔ گواہ شد :- زینب بیگم بھاوج موصیہ۔ گواہ شد :- ابو حامد شوہر وحید النساء۔ گواہ شد :- احمدی بیگم برادر زادی موصیہ۔ گواہ شد :- سید بشارت احمد وکیل امیر جماعت احمدیہ

نمبر ۶۰۳۱ :- منکہ رحمت اللہ ولد جیون پیشہ لوہار عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۳۲ء ساکن جوہل چک ۹۷ ع ب رکھ برانچ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس اس وقت مندرجہ ذیل اشیاء ہیں۔ جن کی قیمت بازاری نرخ کے حساب سے لگائی گئی ہے۔ اونٹ ایک عدد بھینس ایک عدد گائے ایک عدد لعہ خراس دو عدد ما ۱۶۰ کل قیمت ساعنہ ۳۵۰ روپے ہے۔ میرے ذمہ ۱۷۰ روپے قرضہ ہے جو کہ میری مذکورہ بالا جائیداد سے وضع ہونا ہے، باقی میری جائیداد مبلغ ما ۱۸۰ ہے۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہو میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میں اپنی ششماہی آمد جو بطور سینپ حاصل ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی رقم حصہ وصیت سے ادا کردوں تو وہ منہا کی جائیگی۔ العبد :- مستری رحمت اللہ بقلم خود۔ گواہ شد :- غلام حسین چک نمبر ۱۰۸۔ گواہ شد :- برکت علی چک ۱۰۸ ب بقلم خود

نمبر ۶۰۸۵ :- منکہ صفیہ بیگم بنت چوہدری ولی محمد صاحب قوم رانجھا قریشی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۳/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری جائیداد اس وقت زیور طلائی ۲ ۱/۲ تولہ ہے۔ الامۃ :- صفیہ بیگم بقلم خود محلہ دار العلوم۔ گواہ شد :- شیر علی عفی اللہ عنہ قادیان گواہ شد :- عبد الرحمن بقلم خود ڈی۔ ایس۔ سی۔ قادیان

نمبر ۶۰۸۹ :۔ منکہ عائشہ بی بی زوجہ میاں اللہ دتہ صاحب قوم کھوکھر عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۱۰ء ساکن قادیان دار العلوم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ $\frac{۲}{۴۲}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد کوئی نہیں صرف حق مہر دو صد روپیہ ہے جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو کہ انشاء اللہ جلد ہی اپنی زندگی میں ادا کردونگی۔ اگر فرض محال ادا نہ کرسکی یا کچھ رقم رہ گئی۔ تو اس صورت میں ہر طرح کی پابندی میرے خاوند کے ذمہ ہوگی۔ ادائیگی رقم اس پر ضروری ہوگی۔ اور میرے مرنے پر اگر کوئی میری اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ زیور کوئی نہیں
العبد :۔ عائشہ بی بی محلہ دار العلوم نشان انگوٹھا
گواہ شد : میاں اللہ دتہ احمدی محلہ دار العلوم خاوند موصیہ
گواہ شد : محمد ابراہیم مستری کھٹہ بقلم خود

نمبر ۶۰۸۴ :۔ منکہ عبد القادر احسان مولوی فاضل ولد حاجی محمد احمد صاحب مرحوم قوم کھٹی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی رندان حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ $\frac{۳}{۴۲}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ لیکن میرے مرنے کے بعد جو کچھ میرا متروکہ ثابت ہو منقولہ و غیر منقولہ اس کا دسواں حصہ میرے ورثاء صدر انجمن احمدیہ کو ادا کریں گے۔ میرے دو بڑے بھائی زیادہ تر میرے وارث ہیں۔ مگر دو نو موصی ہیں۔ اس لئے میرے متروکہ کی ادائیگی میں میرے ورثاء کو کوئی عذر نہ ہوگا اور نہ صدر انجمن احمدیہ کو اس کی وصولی میں کوئی دقت کا سامنا ہوگا۔ آجکل میں ملٹری ورکشاپ میں فٹری کی ٹریننگ لے رہا ہوں اور مجھے ۱۷ روپے تنخواہ سپاہی کی ملتی ہے۔ علاوہ ازیں کیمپ الاؤنس۔ کوئلہ الاؤنس دھوبی موچی حجام وغیرہ مختلف الاؤنس ملا کر کل رقم ۳۷ روپے ملتی ہے۔ چند دنوں کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ٹریننگ ختم ہونے کے بعد میری تنخواہ ۴۷ روپے ہو جائیگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ جو میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرا دوں۔ تو ایسی رقم منہا کی جائیگی۔ اور حصہ جائیداد تصور ہوگی۔ العبد :۔ عبد القادر احسان مولوی فاضل سکنہ بستی رندان ضلع ڈیرہ غازی خاں حال۔ معرفت میاں عبد الکریم صاحب سکرٹری مال مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور۔ گواہ شد :۔ عبد الکریم ولد میاں نظام الدین صاحب مرحوم سکرٹری مال۔ گواہ شد :۔ یار محمد شاہ بقلم خود لاہور۔

نمبر ۶۰۸۶ :۔ منکہ محمد حسن ولد مولوی عبد القادر صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ $\frac{۳}{۴۲}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ ایک عدد کوٹھڑی مالیتی ۵۰ روپے۔ نقد ۴۲ روپے کل میزان ۹۲ روپے ہے۔ میں اس کے $\frac{۱}{۳}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ وفات کے بعد اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{۱}{۳}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
العبد :۔ محمد حسن محلہ دار الرحمت قادیان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ محمد امین محلہ دار الرحمت۔ گواہ شد :۔ نور الحق مولوی فاضل دار الرحمت

نمبر ۶۰۸۸ :۔ منکہ کرم الٰہی ظفر ولد چودہری اللہ بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ وقف زندگی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ $\frac{۳}{۴۲}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار کو حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مبلغ پندرہ روپے بطور عطیہ ملتے ہیں۔ خاکسار کے والد بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس لئے اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں میں اپنے الاؤنس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر کو بھجواتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا حصہ جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کردوں۔ تو وہ رقم یا حصہ جائیداد سے منہا تصور کیا جائے۔ العبد :۔ کرم الٰہی ظفر واقف زندگی دار المجاہدین قادیان۔ گواہ شد :۔ نبیر علی عفی اللہ عنہ۔ گواہ شد :۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

بیرون ہند کے خریداران الفضل سے مؤدبانہ گذارش

ذیل میں غیر ممالک سے ان خریدار اصحاب کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جنکا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ تمام اصحاب سے پُر زور درخواست ہے کہ براہ کرم بہت جلد چندہ ارسال کرنے کا انتظام فرمادیں۔ موجودہ حالات میں جبکہ کاغذ کی گرانی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ پورا پورا تعاون فرمادیں۔ تعاون کی بہترین صورت یہ ہے۔ کہ چندہ جلد سے جلد اور پیشگی ادا فرمایا جائے۔

منیجر

نمبر	نام	تاریخ
۵۳	پیر ولائت شاہ صاحب	۳۱ر دسمبر ۴۱ء
۱۲۳	اللہ دتہ صاحب گنائے	۱۷ر فروری ۴۲ء
۲۰۳	ماسٹر چوہدری عبد السلام صاحب	۹ر دسمبر ۴۱ء
۲۲۹	شیخ حبیب اللہ صاحب	۵ر جنوری ۴۲ء
۳۵۴	کے عبد القادر صاحب	۱۱ر جنوری ۴۲ء
۳۹۷	ایم۔ عبد اللہ صاحب	۳۱ر دسمبر ۴۱ء
۴۰۳	ڈاکٹر بی۔ ڈی۔ احمد صاحب	۱۰ر مارچ ۴۱ء
۴۱۷	ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب	۱۲ر مارچ ۴۲ء
۴۲۷	ڈاکٹر بی۔ اے ڈار صاحب	۲۰ر دسمبر ۴۱ء
۴۴۰	ایس۔ بی۔ احمد صاحب	۱۵ر فروری ۴۲ء
۴۴۲	ڈاکٹر محمد جی صاحب	۱۰ر اپریل ۴۲ء

احباب سے ضروری گذارش

"الفضل" ۱۸۔ ۱۹ر مارچ میں ان احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ر اپریل تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ بہتر ہوگا اگر احباب مجلس مشاورت کے موقعہ پر تشریف لانے والے احباب کے ذریعہ چندہ ارسال فرمادیں۔ جو ایسا نہ کرسکیں۔ وہ بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمادیں۔

منیجر "الفضل" قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۱۸ مارچ برما کی جنگ کے بارہ میں تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ کل میمیو کے جنوب میں جاپانی فوجیں کشتیوں کے ذریعہ دریائے ایراودی کے کنارے پر اتریں۔ اور مختصر سا مقابلہ کرنے کے بعد واپس چلی گئیں۔ دشمن فوج کا بڑا دستہ ٹانچاؤ کے جنوب میں ہے۔ اور ہماری فوجیں ٹونگو کے جنوب میں سرگرم عمل ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ ہندوستان میں عورتوں کی امدادی کور بنائی جائے گی۔ جس کی افسر اعلیٰ لیڈی لنلتھگو ہوں گی۔

لنڈن ۱۸ مارچ اخبار "ہرلڈ" نے لکھا ہے کہ برلن میں عنقریب حکومت ہند قائم ہونے والی ہے۔ جس کا نام انڈین نیشنل کونسل ہوگا نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ہٹلر اپنے محکوم ملکوں سے کہے گا۔ کہ عارضی طور پر اس نقلی حکومت کو تسلیم کرلیں۔ اس کے صدر مسٹر سبھاش چندر بوس ہوں گے۔

لنڈن ۱۸ مارچ۔ رائٹر کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ برطانوی حلقوں کو ڈغاسکر سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ فرانکو جرمنی صلح کے بعد وہاں پر برطانوی سفیر عملاً کسی فرض کی انجام دہی کے قابل نہ تھے۔ یہانتک کہ ان کو اپنی ڈاک اور خاص خطوط کے بھیجنے کے لئے بھی سہولتیں حاصل نہ تھیں

لاہور ۱۸ مارچ۔ رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ میٹرک کے حساب اے کا دوبارہ امتحان سارے پنجاب میں یکم اپریل کو نو بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ۔ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بحرالکاہل کی جنگ میں جاپان کے ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہی کام آچکے ہیں۔ اور اس کے پاس اس وقت ۷۲ ڈویژن یعنی بیس لاکھ فوج باقی ہے۔ اس میں ٹینکوں کے بارہ ڈویژن بھی شامل ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان نے آسٹریلیا پر حملہ کے لئے ۱۲ ڈویژن فوج تیار کر لی ہے۔

فیلور ۱۸ مارچ معلوم ہوا ہے کہ مقامی حکام نے یہاں پھر ایک ہندوؤں کے جلوس کو مسجد کے سامنے سے باجہ بجا کر گذرنے کی اجازت دیتے ہوئے مسجد کو تالا لگوا دیا تاکہ مسلمان مسجد سے باہر نہ نکل سکیں۔ نیلور کے مسلمان حکومت کے اس رویہ کے خلاف تحقیقات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

واردھا۔ ۱۸ مارچ۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا خیال ہے۔ کہ وقت اور حالات سے قطع نظر اگر اب بھی ہندوستان کو پوری آزادی دے دی جائے۔ تو ہندوستانی اپنے ملک کی حفاظت کر سکتے ہیں۔

لاہور۔ ۱۸ مارچ۔ آج شام ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب نے گورنمنٹ ہاؤس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہم اس وقت نازک حالات میں سے گزر رہے ہیں۔ دشمن نے ہندوستان کے بیرونی مورچوں میں شگاف پیدا کر دیا ہے۔ برطانیہ کی بحری طاقت بہت زبردست ہے۔ مگر وہ دنیا بھر میں بٹی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ امریکن بیڑے کے پہونچنے میں بھی کچھ تاخیر ہو گئی ہے۔ اس لئے وقتی طور پر مشرق کے سمندروں میں دشمن کو فوقیت حاصل ہو گئی ہے۔ ان حالات میں غور طلب سوال یہ ہے۔ کہ ہم ہندوستان کی حفاظت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ یہاں کئی لوگ ایسے ہیں۔ جو دشمن کے ریڈیو سن کر غلط افواہیں پھیلانے میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ جہانتک ممکن ہو۔ افواہوں کے سدباب کی کوشش کی جائے۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ۔ امریکہ کے اٹارنی جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ فیڈرل محکمہ سراغ رسانی نے دشمن ممالک کے قریباً آٹھ ہزار افراد کی آبادی پر چھاپے مار کر بہت سی قابل اعتراض اشیاء مثلاً جرمن اور اطالوی فوجیوں کی وردیاں اور فوجی علاقوں کے نقشے اور فوٹو برآمد کئے ہیں نیز ۲۴۰۰ اشخاص کو اس جرم میں گرفتار کر لیا ہے۔ کہ ان سے پندرہ سو بندوقیں ۱۱۳۰ کیمرے۔ ڈیڑھ لاکھ گولیاں تلواریں خنجر۔ کلہاڑیاں۔ اور ڈائنامیٹ برآمد ہوئے ہیں۔

کینبرا ۱۸ مارچ۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اس امر پر بہت خوشی کا اظہار کیا ہے۔ کہ امریکہ سے بہت سی بری اور ہوائی فوجیں آسٹریلیا کی حفاظت کے لئے وہاں پہونچ گئی ہیں۔ اتحادیوں کی طرف سے جاپان پر حملہ کی تیاریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ آسٹریلیا کے اڈہ سے ہی دشمن پر کاری ضرب لگائی جا سکتی ہے۔

ماسکو ۱۸ مارچ۔ روسیوں نے مزید دو گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ نیز انہوں نے ایک جگہ جرمنوں کے مورچے توڑ دئیے ہیں۔ اور چھ جرمن قلعوں اور ایک جرمن فوج کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا۔ لینن گراڈ کے محاذ پر دو دن میں دو ہزار جرمن سپاہی اور افسر ہلاک کر دئیے گئے

نئی دہلی ۱۸ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں فنانس بل ۴۹ ووٹوں کی کثرت اور ۱۶ ووٹوں کی مخالفت سے پاس ہو گیا۔ مسلم لیگ پارٹی نے خلاف ووٹ دیا۔ نمک پر ڈیوٹی کو ختم کرنے۔ اور مٹی کے تیل پر اکسائز بڑھانے والی کلاز کو حذف کرنے کی ترمیمیں پیش ہوئیں لیکن وہ مسترد ہو گئیں۔

بوئنس آئرس ۱۸ مارچ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یوراگوئے کا ایک جہاز مونٹی وڈیو جزیرہ ہوائی کے نزدیک غرق ہو گیا۔ اس جہاز کے ۲۷ جہازی بچا لئے گئے ہیں۔ جہاز کی غرقابی پر آج مانٹی وڈیو میں جرمنوں کے خلاف زبردست مظاہرے ہوئے۔

سٹاک ہالم۔ ۱۸ مارچ۔ سویڈن اور جرمنی کے درمیان ایک نیا تجارتی معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے سویڈن اس سال پہلے چھ ماہ میں پچاس ہزار ٹن گودہ اور تیس اور چالیس ہزار ٹن کے درمیان کاغذ مہیا کرے گا۔

لنڈن ۱۹ مارچ۔ نائب وزیر اعظم مسٹر اٹیلے نے اعلان کیا ہے کہ لارڈ بیوربروک عنقریب سامان جنگ کی فراہمی کیلئے امریکہ روانہ ہو جائیں گے وہ وار کیبنٹ کے نمائندہ کی حیثیت سے وہاں جا رہے ہیں۔

اعلان

ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان نے محکمہ قضاء میں شیخ صلاح الدین صاحب ملازم پنجاب رجمنٹ رام گڑھ و شیخ ضیاء الدین صاحب ملازم دفتر گورنمنٹ ہند دہلی پسران حاجی کریم بخش صاحب مرحوم سکنہ قادیان پر تعلیمی قرضہ حسنہ مبلغ ۲۱۴ روپے کا دعوی کیا ہے۔ دفتر سے اطلاع نامے جاری کئے گئے۔ مگر ہر دو مدعا علیہم ملازمت چھوڑ کر کہیں چلے جانے کی وجہ سے عدم پتہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ اس دعوی سے انہیں اطلاع کر دیں۔ یا اگر ہر دو مدعا علیہم بذات خود اس اعلان کو پڑھیں۔ تو اپنے عذرات عدم ادائیگی قرضہ لکھ کر دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ اگر باوجود اطلاع یابی انہوں نے تعمیل نہ کی۔ تو پھر یک طرفہ کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔

ناظم محکمہ قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی